مرثیہ (۲)

درحالِ حضرت مسلم بن عقیلؑ (اور حضرت علی اصغرؑ)

کیا بات ہے جہاں میں خدا کے سفیر کی

(۱)

کیا بات ہے جہاں میں خدا کے سفیر کی
اک مستند مثال ہے اعلیٰ ضمیر کی
محتاج ہے یہ راہِ ابد اِس لکیر کی
خوشبو الگ تھلگ ہے نمایاں خمیر کی
ورثہ میں خاندانِ نبوت کی آن ہے
جس رخ سے دیکھتا ہوں علیؑ والی شان ہے

(۲)

صورت بتا رہی ہے وجاہت نشان ہے
عمران کے صفات کی لہجہ میں شان ہے
خطبہ بتا رہا ہے عرب کی زبان ہے
جس میں علیؑ کے گھر کی وہی آن بان ہے
باتوں سے حق نمایاں ہے اِس لاجواب کا
سُن لو ورق کھلا ہے خدا کی کتاب کا

www.emarsiya.com

(۳)

کچھ لوگ پوچھتے ہیں یہ کس کا سفیر ہے

لہجہ بتا رہا ہے حسینؑ وزیر ہے

اس کے بیاں میں عظمتِ ربِّ قدیر ہے

جواِس پہ ظلم ڈھائے یہ سمجھو شریر ہے

عقدہ کشا کا آکے یہاں مدعا سنو

مسلمؑ کی بات غور سے اہلِ وفا سنو

(۴)

عالَم میں لاجواب وفائے حسینؑ ہے

روحِ کلامِ پاک صدائے حسینؑ ہے

واللہ خوش نصیب فدائے حسینؑ ہے

فردوس کی سند یہ ولائے حسینؑ ہے

شہ کا فدائی خلدِ بریں کو بسائے گا

آقاؑ سے پھرنے والا جہنم میں جائے گا

(۵)

سردار ہیں بہشت کے پیارے حسنؑ حسینؑ

محبوبِ کبریا کے نواسے حسنؑ حسینؑ

ہیں فاطمہؑ کی گود کے پالے حسنؑ حسینؑ

جنت کے ہیں یہ دونوں سہارے حسنؑ حسینؑ

پیغام التفات ہے حق سے جدا نہ ہو

اس فکر میں نجات ہے، حق سے جدا نہ ہو

www.emarsiya.com

(۶)

مولائے کائناتؑ کا دلبر حسینؑ ہے
اسلام کے اصولوں کا محور حسینؑ ہے
آدمؑ کی نسلِ حق کا مقدر حسینؑ ہے
بیشک کلام پاک کا دفتر حسینؑ ہے
میں اُس رسولؐ زادے کا ادنیٰ سفیر ہوں
جو آسماں صفات ہے اُس کا سفیر ہوں

(۷)

بعد حسنؑ! حسینؑ معظّم ہے دین کا
ہر زخم کے علاج میں مرہم ہے دین کا
حکمت سے باعمل وہ مکرم ہے دین کا
وہ صبر کی کچھار میں ضیغم ہے دین کا
راہِ نجات سب کو دکھانے کو آئے گا
واللہ دینِ حق وہ بچانے کو آئے گا

(۸)

اُس کا سفیرِ خاص ہوں شاہی دلیر ہوں
ظلم و ستم سے دور ہوں پھر بھی میں شیر ہوں
انصاف جس کے پاس ہے اُس سے میں زیر ہوں
مسلم بنِ عقیلؑ ہوں ایماں سے سیر ہوں
ڈرتا نہیں ہوں میں کسی آفت شعار سے
میں نے سبق لئے ہیں حسینی وقار سے

www.emarsiya.com

(۹)

آیا ہوں اس لئے کہ حقیقت تمہیں بتاؤں
کوفہ میں رہ کے شمعِ ہدایت یہاں جلاؤں
اہلِ خرد میں چشمِ بصیرت کو آزماؤں
عقل و تمیز والوں کو راہِ ابد دکھاؤں
مطلق میں اس سفر میں حسینی سفیر ہوں
شبیرؑ کے سفینۂ حق کی دلیل ہوں

(۱۰)

سُن لو حسینؑ ابنِ علیؑ اک علیم ہے
وہ عظمتِ خدا کی بدولت رحیم ہے
شانِ خدا یہی ہے وہ ابنِ کریم ہے
اک عافیت پناہ حکیم و حلیم ہے
ہے معرفت شناس خدائے قدیر کا
جس میں اثر ہے فاطمہؑ زہرا کے شِیر کا

(۱۱)

سمجھو علیؑ کے لال کی تم آن بان کو
خط بھیج کر بلاتے ہو جس خوش بیان کو
کیا جانتے نہیں ہو محمدؐ کی شان کو
چھوتے ہو کیوں زمین سے اک آسمان کو
شانِ حسینؑ ابن علیؑ سے نکھار ہے
اس نخبتِ خدا کی جہاں میں بہار ہے

www.emarsiya.com

(۱۲)

شبیرؑ کی بقا سے ترقی ہے علم کی
اِن سے زمانے بھر میں تجلی ہے علم کی
ہر سو ضیا حسینؑ سے پھیلی ہے علم کی
معراج کی طرح یہ بلندی ہے علم کی
اِن سے جو پھر گیا وہ حقیقت سے پھر گیا
یہ جان لو رسولؐ کی عظمت سے پھر گیا

(۱۳)

نسل بنی امیہ ہے دشمن حضور کی
ہر بات اُس کے سر پہ چڑھی ہے غرور کی
ظالم نے نہرِ فکرِ شقاوت عبور کی
ظلم و ستم سے بات بڑھی بے شعور کی
ابن معاویہ پہ دماغی خلل پڑا
سبط نبیؐ کو گھیر نے موذی نکل پڑا

(۱۴)

فخر اسد ہے صبر کا ضیغم حسینؑ ہے
قلب و نظر کی خنکی زمزم حسینؑ ہے
حقا حکیمِ عیسیٰ مریم حسینؑ ہے
واللہ سبطِ مرسل اعظمؐ حسینؑ ہے
زہراؑ کا لال دینِ محمدؐ کی شان ہے
اِس راہ میں سبھی کا یہاں امتحان ہے

www.emarsiya.com

(۱۵)

مسلم بن عقیل کا حسنِ بیاں یہ تھا
اب سنئے واقعات کا عالم عیاں یہ تھا
قصہ عروج ظلم کے بس درمیاں یہ تھا
ظلمِ یزیدِ شام سراسر نہاں یہ تھا
اِس کے سوا نہ سُوجھتا تھا بد شعار کو
ظالم مٹا رہا تھا حسینؑ وقار کو

(۱۶)

خط کوفیوں کے آنے لگے روز حسب حال
موذی یزید والوں نے جینا کیا محال
مسلم ہوئے سفیرِ شہنشاہِ ذوالجلال
تھا راہِ صبر و شکر میں یکتا علیؑ کا لال
ہر سو اک انقلاب پسِ انقلاب تھا
گویا گہن میں آیا ہوا آفتاب تھا

(۱۷)

مسجد میں تھا چہار طرف مجمعٔ کثیر
کوفہ میں جب امامؑ کے داخل ہوئے سفیر
وہ لوگ بڑھ کے کہنے لگے خلد کے امیر
بلوایئے امامؑ کو اب جلد اے وزیر
ہم سب تڑپ رہے ہیں زیارت کے واسطے
بیچین ہیں حسینؑ کی بیعت کے واسطے

www.emarsiya.com

(۱۸)

اتنے میں ایک شور مچا وہ بھی سوئے در
ابنِ زیاد آچکا کوفہ میں پُر خطر
ظالم ہے اب یہاں سے چلو بھاگو اپنے گھر
دشمن حسینؑ کا ہے اُڑا دے گا سب کے سر
جس نے بھی کی حسینؑ کی بیعت سفیر سے
کہتا تھا شمر ماروں گا ایک اک کو تیر سے

(۱۹)

ابن زیاد لایا ہے اک فوج شام کی
وہ چاہتا ہے ہاتھ پہ بیعت عوام کی
تلوار اُس کے ہاتھ میں ہے بے نیام کی
اک بات یہ بھی سنتے چلو اپنے کام کی
جو اُس کا ساتھ دے گا وہ انعام پائے گا
کہتا تھا شمر! ورنہ وہ خوں میں نہائے گا

(۲۰)

خوف و ہراس پھیل گیا اتنے میں اُدھر
جو تھا وہ بچ کے بھاگ رہا تھا چھپائے سر
چلا رہا تھا شمر لعیں ڈھول پیٹ کر
ایسے میں پھر کسی کو کسی کی نہ تھی خبر
گلیاں ذرا سی دیر میں سنسان ہوگئیں
سڑکیں بھی اُس کے خوف سے ویران ہوگئیں

www.emarsiya.com

(۲۱)

ہانی کے گھر میں حضرت مسلمؑ نے لی پناہ
کرتے بھی کیا نہ تھی کوئی اچھی پناہ گاہ
ہانی بھی قتل ہوگئے دھوکے سے بے گناہ
مسلم تھے اور کوفہ کی گلیاں تھیں سدّ راہ
ہر سو تھی بے وفائی وہ شدت کی پیاس میں
طوعہ کے در تک آگئے پانی کی آس میں

(۲۲)

سن لو یہ وہ جگہ ہے بدلتے ہیں صبح و شام
جاؤ یہاں سے اب نہیں رکنے کا یہ مقام
تم کون ہو کہاں ہے وطن کیا یہاں ہے کام
طوعہ غضب سے بولی بتاؤ تو اپنا نام
بولے عقیل زادہ ہوں ابنِ امیر ہوں
مسلم ہے میرا نام حسینؑ سفیر ہوں

(۲۳)

طوعہ تڑپ کے بولی کہو کون سے حسینؑ
بولا وکیل! ابن شہنشاہِ مشرقین
یعنی رسولؐ زادے دلِ فاطمہؑ کے چین
صدقہ میں جس حسینؑ کے سارے ہیں زیب و زین
جنت کے بادشاہ ہیں بیٹے علیؑ کے ہیں
سن اے ضعیفہ ہم بھی بھتیجے علیؑ کے ہیں

www.emarsiya.com

(۲۴)

طوعہ یہ بول سنتے ہی قدموں پہ گر پڑی
آقا خطا معاف ہو یہ بھول تھی مری
کیسا زمانہ لگ گیا کیسی ہے یہ گھڑی
پانی وہ بڑھ کے لینے گئی دوڑتی ہوئی
ہے ہے مرے علیؑ کا بھتیجا ہے لال ہے
کوفہ کے شاہزادے کا یہ کیسا حال ہے

(۲۵)

کچھ ایسی بات دل میں لگی خیر خواہ کی
طوعہ کے بول سنتے ہی مسلمؑ نے آہ لی
صورت نہ کوئی آئی نظر جب پناہ کی
چاروں طرف بہ عالم حسرت نگاہ کی
بدلا ہوا امامؑ سے اب رخ ہوا کا ہے
شاید یہی اب اپنا ٹھکانا قضا کا ہے

(۲۶)

ہر شخص ہے عجیب یہ کیسا دیار ہے
جائیں کدھر نہ گھر ہے نہ مونس نہ یار ہے
نظریں لگی ہوئی ہیں ہمیں انتظار ہے
بیٹے ہمارے کھو گئے دل بیقرار ہے
گلیوں میں اُن کے واسطے چکر لگائے ہیں
ہم نے یہاں پہ آکے بڑے دکھ اٹھائے ہیں

www.emarsiya.com

(۲۷)

کس کو بتائیں راز نہیں کوئی نامہ بر
آقا اِدھر نہ آیئے القصہ مختصر
ابنِ زیاد سب سے زیادہ ہے ذاتِ شر
کوفہ کی وادیوں میں پہنچنے میں ہے خطر
اپنا تو اِس جہان سے قصہ تمام ہے
بس خدمتِ امامِ زمنؑ میں سلام ہے

(۲۸)

طوعہ سے کیں وصیتیں احسان مان کر
پیغام تُو امامؑ کو پہنچائے گی اگر
جنت کا اِس عمل سے ملے گا تجھے ثمر
قتلِ حسینؑ کے لئے بِھرے ہیں اہلِ شر
یہ جان لے حسینؑ نبیؐ کے نواسے ہیں
اور یہ یزید والے اُسی خوں کے پیاسے ہیں

(۲۹)

طوعہ کے گھر سفیر نے سجدوں میں کی بسر
لیکن لگا ہوا تھا اُنہیں مخبری کا ڈر
یادِ خدا میں رات گذاری ہوئی سحر
ظالم بنِ زیاد کی فوجوں نے گھیرا گھر
طوعہ نے لاکھ روکا پہ مسلم نکل پڑے
پاس حیا ہو جس میں اُسے کیسے کل پڑے

www.emarsiya.com

(۳۰)

بولا کوئی شریر کہ مسلمؑ کو مار دو
تلواریں جلد کھینچ لو بس سر اتار دو
برسا کے آگ کوٹھوں سے اِس کو بگھار دو
پہلے بڑھے پکار پہ گھوڑے سوار دو
یلغار ہو کی چیخ اُدھر گونجنے لگی
تکبیر یاعلیؑ کی اِدھر گونجنے لگی

(۳۱)

فوجوں سے جنگ چھڑ گئی ہنگام تھا بپا
پٹکا پکڑ کے جس کو بھی پٹخا وہ چل بسا
گردن کو جس کی جھکا دیا دور جا گرا
جس کو اُچھالا ہاتھ سے وہ چھت پہ جا پڑا
آتا نہ تھا قریب کوئی رن میں وار کے
پھرتا ہو جیسے شیر طلایہ کچھار کے

(۳۲)

اولوں کی طرح زمیں سروں کی بہار ہے
گلیوں میں المدد کی ہر اک سُو پکار ہے
لگتا ہے اک شکار کے پیچھے شکار ہے
شمشیر تیز دم ترے شعلوں میں نار ہے
یہ شیر دل جدھر بھی غضب سے جھپٹتا ہے
موذی سپاہیوں کے سروں کو کچلتا ہے

www.emarsiya.com

(۳۳)

ساقی کے میکدے سے اُبلنے لگی شراب
اے مے کشوں چھلکنے لگی حیدریؑ شراب
ابنِ عقیلؑ کی ہے ابو طالبی شراب
دیکھو تو غور سے ہے یہی کوثری شراب
یہ پہلا میکدہ ہے حسینؑ شراب کا
رستہ ہے دوجہاں کے عذاب و ثواب کا

(۳۴)

فوجِ بنِ زیاد میں پھیلی جو ابتری
مسلمؑ پہ حملہ دور سے کرنے لگے شقی
لاشوں کے ڈھیر دیکھ کر تکتے تھے منہ سبھی
اللہ یہ جلال یہ ہیبت غضنفری
بدلا جو ایک شیر نے نقشہ لڑائی کا
دم کس میں تھا جو دم بھرے اپنی بڑائی کا

(۳۵)

مانگی گئی کُمک تو یہ بولا بنِ زیاد
کتنی بڑی لڑائی ہے کتنا بڑا فساد
اشعث کا بیٹا بولا کہ حیدرؑ ہیں تجھ کو یاد
گر شک ہو آکے دیکھ لے مسلمؑ کا یہ جہاد
تلوار جب فضا میں سروں کو اڑاتی ہے
تیری سپاہِ شام بھی بولائی جاتی ہے

www.emarsiya.com

(۳۶)

ابنِ زیادِ شوم کو سوجھی ستم کی چال
اُسنے گڑھا کُھدا کے بچھایا اُسی پہ جال
بیکس کو پھر ڈھکیل کے کوشاں تھے بدخصال
مسلمؑ گڑھے میں گر پڑے ایسے ہوئے نڈھال
سب پتھروں سے نیزوں سے تیروں سے مارکر
بھالے چبھو رہے تھے گڑھے میں اُتار کر

(۳۷)

موذی رسن میں باندھ کے پھر چھت پہ لے گئے
روحِ نبیؐ کو اس طرح ایذائیں دے گئے
مسلم حیاتِ ظلم کی کشتی کو کھے گئے
کوفہ کے بدنصیبوں کے شکوے گلے گئے
اُسکو بلند چھت سے گرایا زمین پر
پھر لاش کو رسن سے گھسیٹا زمین پر

(۳۸)

شبیرؑ اس خبر سے بہت بیقرار تھے
آنسو رواں بچشم آنکھوں سے بے اختیار تھے
عباسِؑ ذی حشم کو ستم ناگوار تھے
کرتے بھی کیا امامؑ کے آئینہ دار تھے
ایسے میں کربلا کی طرف مُڑ گئے حسینؑ
اسرارِ صبر و شکر سے یوں جُڑ گئے حسینؑ

www.emarsiya.com

(۳۹)

حر آ کے سدِ راہ ہوا بیچ راہ میں
اخلاق بے پناہ تھا حجت پناہ میں
پیاسا تھا حر یزید کی راہِ تباہ میں
انسانیت بھری تھی جو شہ کی نگاہ میں
سیراب ابنِ ساقیِ کوثر نے کر دیا
اس طرح اُس کی روح میں اخلاص بھر دیا

(۴۰)

شبیرؑ حر کے گھیرے میں جنگل تک آئے ہیں
انجام کے نگاہوں نے حالات پائے ہیں
کرب و بلا کی ریت پہ خیمے لگائے ہیں
آنکھوں میں قتل گاہ کے منظر سمائے ہیں
جینا محال کر دیا دشمن کی چال نے
مارا ہے تین روز سے پانی کے کال نے

(۴۱)

گھیرے ہوئے غریبوں کو رنج و ملال ہیں
شبیرؑ بیقرار ہیں بچے نڈھال ہیں
ایماں کی نعمتوں سے سبھی مالا مال ہیں
ان آفتوں میں رہ کے بھی سب حسب حال ہیں
پانی نہ پایا صبر کے پیمانے بھر گئے
بچے تڑپ تڑپ کے اس آفت میں مر گئے

www.emarsiya.com

(۴۲)

کیا پوچھتے ہو آخری منظر حسین کا
برچھی لگی تو مر گیا اکبر حسین کا
دن بھر میں قتل ہوگیا لشکر حسین کا
اک شیر خوار رہ گیا اصغر حسین کا
حجت تمام کرنے کو اب جائے گا صغیر
اپنی زباں کا معجزہ دکھلائے گا صغیر

(۴۳)

شبیرؑ شیر خوار کو میداں میں لے کے آئے
حجت یہ تھی صغیر پہ کوئی ترس تو کھائے
تھے اس قدر کی دھوپ میں دامن اُسے اُڑھائے
پتھر نہ مار دے کوئی تیروں سے تھے بچائے
سمجھے سبھی حسین یہ قرآن لاتے ہیں
اس واسطے سے اپنے تئیں کو بچاتے ہیں

(۴۴)

دیکھا سبھی نے ہاتھوں پہ ننھا سا پھول ہے
کہتے تھے کچھ یہ جنگ کا کوئی اصول ہے
ظلم و ستم یہ ننھی سی جاں پر فضول ہے
دیکھا جو ابن سعد نے لشکر ملول ہے
رُخ کر کے حرملہ کی طرف چیخنے لگا
اور شمر اپنے ہاتھوں سے منہ پیٹنے لگا

www.emarsiya.com

(۴۵)

لب پر زباں پھرانے لگا رن میں شیر خوار
بےچین تھے حسینؑ! اُدھر ماں تھی بیقرار
آواز آرہی تھی یہ خیمہ سے بار بار
اصغر اب حرملہ کی ذلالت سے ہوشیار
کمسن صغیر لال کو آقا بچایئے
واپس ہمارے بچہ کو خیمہ میں لایئے

(۴۶)

جب حکمِ ابن سعد بنا حرملہ کا تیر
اس شئے پہ مسکرانے لگا ہاشمی صغیر
ماتھے پہ پڑ گئی غضب و غیظ سے لکیر
قہرِ ستم سے خون کا جھلا اُٹھا ضمیر
اصغرؑ نے تیر کھا کے حیا کو جگا دیا
احساس کا چراغ جہاں میں جلا دیا

(۴۷)

بیکار ہے شریر سے شکوہ ہی آب کا
اصغرؑ نہیں یہ وقت ستم کے جواب کا
دیکھو تو حال ماں کے دلِ اضطراب کا
خیمہ میں آؤ لال تھا نوحہ رباب کا
بھیجوں کسے وہ مونس و یاور نہیں رہے
قاسمؑ نہیں رہے علی اکبرؑ نہیں رہے

www.emarsiya.com

(۴۸)

آؤ لٹا کے جھولے میں جھولا جھلاؤں گی
ضد جس گھڑی کرو گے اُسی دم مناؤں گی
لوری سُنا سُنا کے میں تم کو سلاؤں گی
منھ چوم لوں گی سینہ سے اپنے لگاؤں گی
میداں سے لوٹ آؤ بہت دیر ہو چکی
اس کربلا میں کتنوں کو اصغرؑ میں کھو چکی

(۴۹)

رن سے لہو میں ڈوبی ہوئی لاش شہ جو لائے
اصغر کو دیکھ دیکھ کے کہتے تھے ہائے ہائے
یارب مری طرح نہ کسی کو یہ دن دکھائے
ماں کو حسینؑ پیاس کی روداد کیا بتائے
منکا ڈھلے ہوئے رُخِ منظر کو دیکھ لو
در سے رباب لو علی اصغرؑ کو دیکھ لو

(۵۰)

ناصؔر جو آئے سر کو جھکائے ہوئے امام
خیمہ کے در پہ بیٹھ گئے رو کے تشنہ کام
بولے رباب سے لو فرائض ہوئے تمام
لاشے اٹھائے صبح سے اتنے کہ آئی شام
سن لو اخیر وقت ہے اصغر کو چوم لو
جاتے ہیں قبر میں رخ دلبر کو چوم لو

تمام شد

www.emarsiya.com